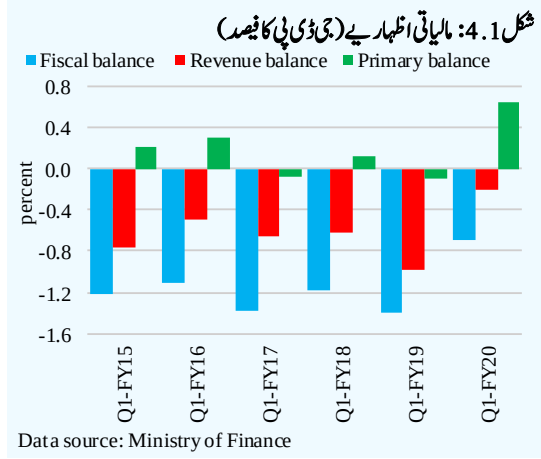


4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

4.1 عمومی جائزہ



مالی سال 20ء کے آغاز پر تمام مالیاتی اظہارِیے بہتر ہو گئے۔ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 0.7 فیصد ہو گیا، جو 15 سہ ماہیوں کی کم ترین سطح ہے۔ بنیادی توازن نے نمایاں پلٹا کھایا ہے، جس میں فاضل درج کیا گیا، جبکہ محصولاتی خسارہ تقریباً برائے نام ہو گیا (شکل 4.1)۔ محاصل میں اضافے اور اخراجات پر قابو پانے کے اقدامات دونوں کے ذریعے یہ بہتری ممکن ہوئی۔

محاصل کے لحاظ سے، گزشتہ برس ٹیکس پر دی گئی کچھ رعایتوں کے واپس لینے سے خاصی مہمیز ملی۔ پیٹرو لیوم مصنوعات پر جنرل سیلز ٹیکس (جی ایس ٹی) کی شرحوں میں کٹوتی، ٹیلی کام خدمات پر ٹیکسوں کی معطلی، انکم ٹیکس کی وصولی کے لیے آمدنی کی حد میں اضافے نیز تنخواہ دار اور غیر تنخواہ دار افراد کے لیے انکم ٹیکس کی شرحوں میں کمی ان رعایتوں میں شامل تھی۔ علاوہ ازیں، سیمنٹ اور سگریٹ پر ایکسائز ڈیوٹی میں اضافے اور توانائی کے نرخوں میں اضافہ بھی مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں محاصل کی بلند وصولی کے اہم عامل تھے۔ مزید برآں، بعض شعبوں (مثلاً شکر، فولاد اور خوردنی تیل) کے لیے ٹیکس کے ترجیحی سلوک نیز پانچ برآمدی شعبوں (ٹیکسٹائل، چمڑا، قالین، کھیلوں کے سامان اور آلاتِ جراحی) کے لیے زیور ڈیننگ کے نظام کو ختم کرنے سے بھی تقویت ملی۔ اسی دوران، اسٹیٹ بینک کے بلند منافع اور کافی عرصے سے رُکے ہوئے جی ایس ایم لائسنس کے لیے تجدیدی فیس کی جزوی وصولی کے باعث نان ٹیکس محاصل بھی خاصے بڑھ گئے۔

حکومت نے دستاویزی کاوشوں کو بھی فعال طور پر آگے بڑھایا (بالخصوص اثاثوں کی نو قدر پیمائی اور مالی جانچ پڑتال کے حوالے سے)، کاروباری اداروں کی قدری زنجیر کو رجسٹر کرنے اور اسمگلنگ کے طریقوں کو روکنے کے منضبط طریقہ کار کو متعارف کروایا۔ ٹیکس محاصل کی بلند اور پائیدار نمو کے حصول کی یہ ساری کاوشیں معاون ثابت ہوں گی۔ رواں برس میں، درآمدی محاصل کی پست وصولی کی وجہ سے پہلی سہ ماہی کے محاصل کی نمو ہدف سے کم رہی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

اخراجات کے حوالے سے، مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں اخراجات جاریہ میں وسیع البینا روک تھام دیکھی گئی (جدول 4.1)۔ دیگر اخراجات، جیسے تعلیم، اقتصادی امور، صحت، ہاؤسنگ، ماحولیات، تفریح و ثقافت میں بڑی تخفیف نظر آئی۔ مزید برآں، سودی ادائیگیوں، دفاعی اخراجات، امن عامہ اور صوبائی اخراجات جاریہ سب میں گزشتہ برس کی نسبت کمی ہوئی۔ اہم بات یہ ہے کہ مالیاتی یکجائی حاصل کرنے کے لیے حکومت نے ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی کے معمول پر تکیہ نہیں کیا کیونکہ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں ان میں بھاری اضافہ درج کیا گیا۔

جدول 4.1: مالیاتی کارروائیوں کا خلاصہ

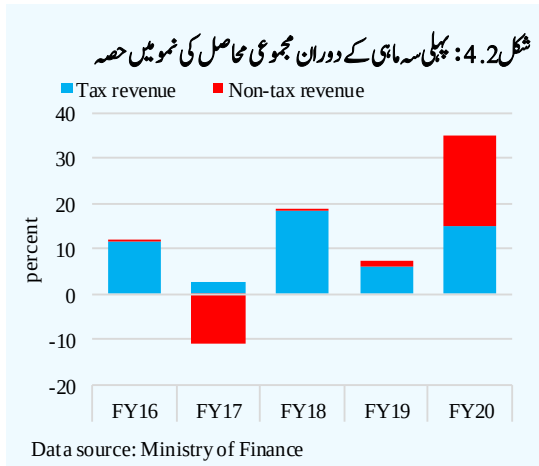
ارب روپے

معمو		حقیقی			
پہلی سہ ماہی م 19ء	پہلی سہ ماہی م 20ء	پہلی سہ ماہی م 19ء	پہلی سہ ماہی م 20ء	پہلی سہ ماہی م 18ء	
7.5	35.1	1,102.1	1,489.1	1,025.1	الف۔ کل حاصل
7.0	17.2	975.2	1,142.9	911.4	ٹیکس حاصل
11.6	172.8	126.9	346.1	113.7	غیر ٹیکس حاصل
12.1	8.0	1,643.8	1,775.1	1,465.9	ب۔ کل اخراجات
19.3	6.9	1,479.9	1,582.2	1,240.5	جاریہ
13.9	12.7	507.1	571.7	445.4	سودی ادائیگیاں
-42.5	30.5	109.2	142.5	189.9	ترقیاتی
		-0.3	4.7	0.9	خالص قرض گاری
		54.9	45.8	34.6	ج۔ شماریاتی فرق
		-541.7	-286.0	-440.8	مالیاتی توازن (الف-ب-ج)
		-377.8	-93.1	-215.4	حاصل کا توازن *
		-34.6	285.7	4.6	ابتدائی توازن **
		541.7	286.0	440.8	مالکاری
		210.8	166.5	7.9	بیرونی ذرائع
		330.9	119.5	432.9	ملکی ذرائع
		92.5	-123.0	408.1	بینک
		238.4	242.5	24.5	نان بینک
جی ڈی پی کا فیصد					
		2.9	3.4	3.0	کل حاصل
		2.5	2.6	2.6	ٹیکس حاصل
		0.3	0.8	0.3	غیر ٹیکس حاصل
		4.3	4.0	4.3	کل اخراجات
		3.9	3.6	3.6	جاریہ
		0.3	0.3	0.6	ترقیاتی
* حاصل کا توازن وہ کل حاصل ہیں جس میں سے جاری اخراجات منہا کر دیے گئے ہیں۔ ** ابتدائی توازن وہ مالیاتی توازن ہے، جس میں سودی ادائیگیاں شامل نہیں۔					
اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ					

* حاصل کا توازن وہ کل حاصل ہیں جس میں سے جاری اخراجات منہا کر دیے گئے ہیں۔ ** ابتدائی توازن وہ مالیاتی توازن ہے، جس میں سودی ادائیگیاں شامل نہیں۔

اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ

مالکاری کی پست ضروریات اور ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں اضافے کے باوجود مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں سرکاری قرضہ بڑھ گیا۔ حکومت مرکزی بینک سے صفر قرض گیری پر کاربند رہی، تاہم اس نے بینکاری نظام میں اپنے ڈپازٹس میں بتدریج اضافہ جاری رکھا تاکہ مالی اعانت کے ایک اہم اور باقی ماندہ وسیلے کی عدم موجودگی میں محاصل اور اخراجات کے فرق کے لیے کیش بفر بنائے جاسکیں۔ نتیجتاً ملکی قرضے میں ہونے والا اضافہ حکومت کے بیرونی قرضے کے روپے کی قدر میں کمی کو زائل کرنے کے لیے کافی تھا۔ دوسری طرف، مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں بیرونی قرضے کی ڈالر کی قدر گزشتہ برس کے مقابلے میں سست رفتار سے بڑھی۔ ڈالر کے مقابلے میں دیگر کرنسیوں کی قدر میں کمی کی وجہ سے ہونے والے نو قدر پیمائی فوائد اور قرضوں کی بلند ادائیگیاں اس کمی کی بڑی وجہ تھیں۔



4.2. محاصل

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں محاصل کی مجموعی وصولی میں 35.1 فیصد کا متاثر کن اضافہ درج کیا گیا جبکہ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں 7.5 فیصد نمو دیکھی گئی تھی۔ ٹیکس اور نان ٹیکس محاصل نے اس نمو میں تقریباً مساوی طور پر حصہ لیا (شکل 4.2)۔

ایف بی آر کے ٹیکس¹

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی ایف بی آر ٹیکسوں میں 15.2 فیصد نمو ہوئی جبکہ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ 8.8 فیصد نمو درج کی گئی تھی (جدول 4.2)۔² اس بلند نمو کی وجوہات درج ذیل کو قرار دیا جاسکتا ہے: (i) سیلز ٹیکس کی شرحوں میں اضافہ؛ (ii) ٹیلی کام خدمات پر ٹیکسوں کا دوبارہ نفاذ؛ (iii) تنخواہ کے مختلف مدارج پر ٹیکس کی شرحوں میں اضافہ؛ (iv) شرح سود میں اضافہ اور قرض پر ہونے والے منافع پر بلند ٹیکس؛³ (v) فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں اضافہ؛ اور (vi) پانچ برآمدی شعبوں پر زیرورٹنگ کے نظام کی تینینج۔ ان اقدامات کے علاوہ بلند مہنگائی بھی محاصل بڑھانے میں سازگار رہی۔

¹ اس سیکشن میں کیا گیا تجزیہ ایف بی آر سے موصول ہونے والے اعداد و شمار پر مبنی ہے۔

² وزارت خزانہ کی جانب سے مالیاتی کارروائیوں کے متعلق جاری کیے گئے تازہ ترین اعداد و شمار سے ایف بی آر محاصل میں 15.9 فیصد نمو ظاہر ہوتی ہے۔

³ مالی سال 20ء کے بجٹ میں قرض کے منافع سے آمدنی کے تین مدارج پر ٹیکس شرح 10.0 فیصد، 12.5 فیصد اور 15.0 فیصد سے بڑھا کر بالترتیب 15.0 فیصد، 17.5 فیصد اور 20.0 فیصد کر دی گئی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

اس بہتری کے باوجود ایف بی آر مالی سال 20ء کے سالانہ ہدف 5555.0 ارب روپے کا صرف 17.3 فیصد ہی حاصل کر سکا۔⁴ اس کا مطلب ہے کہ مالی سال 20ء کے پورے سال کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے بقایا 9 مہینوں میں ٹیکس محاصل میں خاصی بلند نمو درکار ہوگی۔⁵ مزید برآں، درآمدات سے متعلق ٹیکس، جو مجموعی ایف بی آر ٹیکسوں کے 40 فیصد پر مشتمل ہیں، درآمدات میں کمی کے موجودہ رجحان کی وجہ سے دباؤ کا شکار رہیں گے۔ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں ڈیوٹی کے قابل درآمدات میں کمی نمایاں ہے۔

جدول 4.2: ایف بی آر ٹیکس وصولی						
ارب روپے						
بجٹ مالی سال 20ء*	پہلی سہ ماہی	مئی 20ء	سہ ماہ 18ء	سہ ماہ 19ء	سہ ماہ 20ء	مو (فیصد)
2,081.9	282.9	349.2	21	5.5	17	بلواسطہ ٹیکس
3,473.1	482.1	533.8	22.5	10.7	14.3	بالواسطہ ٹیکس
1,000.5	128.9	156.5	27.8	21.5	-0.8	کسٹم ڈیوٹی
2,107.7	314.4	335.1	20.2	6.6	20.7	سیلز ٹیکس
364.8	38.8	42.1	25	8.5	18.7	فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی
5,555.0	765	832.3	22	8.8	15.2	مجموعی ٹیکس
12.6	2.2	2.2				جی ڈی پی کا فیصد

* بجٹ خلاصہ، وزارت خزانہ

اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو اور وزارت خزانہ

حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ مالیاتی حکام نے کاروباری اور انفرادی ٹیکس دہندگان کی سہولت اور ٹیکس اساس کو وسیع کرنے کے لیے کچھ اقدامات متعارف کروائے۔ مثال کے طور پر، برآمد کنندگان کو ریفرنڈم میں آسانی فراہم کرنے کے حوالے سے، ریفرنڈم کے دعووں کو 72 گھنٹوں میں نمٹانے کے لیے ایف بی آر نے سیلز ٹیکس ای ریفرنڈم کا مکمل خود کار (فاسٹر) نظام متعارف کروایا ہے۔ نیز، ایف بی آر نے سیلز ٹیکس کی ادائیگی اور ریفرنڈم کے دعووں کے ضمن میں ٹیکس دہندگان کی سہولت کے لیے "ایف بی آر ٹیکس آسان" نام کی ایک موبائل ایپلی کیشن کا آغاز کیا۔ مزید برآں، ٹیکس دہندگان کے لیے ان کے اکم ٹیکس کے گوشوارے بھرنے میں آسانی کے لیے ویڈیو ٹیوٹوریلز کر کے آن لائن رکھے گئے ہیں۔ عالمی بینک کے کاروبار میں آسانی کے اشاریے میں ملک کی درجہ بندی میں بہتری سے بھی ٹیکس کے نظام کو

⁴ نظر ثانی کے بعد مالی سال 20ء کے لیے ایف بی آر ٹیکسوں کا علامتی ہدف کم کر کے 5238.0 ارب روپے کر دیا گیا (ماخذ: آئی ایم ایف ممالک کی رپورٹ نمبر 19/380، دسمبر

2019ء)۔

⁵ نظر ثانی شدہ 5238.0 ارب روپے کے ہدف کی روشنی میں مالی سال 20ء کے باقی ماندہ ہر مہینے میں تقریباً 475.0 ارب روپے کی وصولی ضروری ہوگی۔ یہ مالی سال کے آخری 9 مہینوں میں تقریباً 300 ارب روپے کی اوسط پانچ سالہ ماہانہ وصولی کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔

پہلی سہ ماہی رپورٹ مالی سال 20ء

آسان اور ہموار بنانے عکاسی ہوتی ہے؛ ٹیکس وصولی کے طریقہ کار کی ڈیجیٹائزیشن ملک کی درجہ بندی بہتر بنانے کی ایک عامل ہے۔ مزید برآں، حکومت نے معیشت میں دستاویزیت کے فروغ کی مہم جاری رکھی ہوئی ہے۔ تاہم، کاروباری ادارے دستاویزیت کے بعض اقدامات، جیسے بزنس ٹوبزنس (بی 2 بی) اور بزنس ٹو کنزیومر (بی 2 سی) لین دین پر کمپیوٹر انزڈ قومی شناختی کارڈ کی شرط کے خلاف مزاحمت کر رہے ہیں۔

جدول 4.3: پہلی سہ ماہی کے دوران بلا واسطہ ٹیکس کی وصولی کا تجزیہ				بلا واسطہ ٹیکس
ارب روپے				ایف بی آر ٹیکسوں میں 36.4 فیصد حصہ رکھنے والے بلا واسطہ ٹیکس میں مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے میں 17.0 فیصد کی خاصی نمو دکھائی دی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 5.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔ بلا واسطہ ٹیکسوں میں بڑے حصے کے حامل ود ہولڈنگ ٹیکس 19.8 فیصد نمو کے ساتھ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بڑھ کر 256.5 ارب روپے ہو گئے، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے میں ان میں 4.6 فیصد کمی آئی تھی (جدول 4.3)۔ ⁶
مطلق تبدیلی	م 19ء	م 20ء	م 19ء	م 20ء
I۔ عند الطلب وصولی	11.3	5.8	-0.1	-5.4
I۔ رضاکارانہ ادائیگیاں	64.8	109.4	-1.4	44.6
III۔ ود ہولڈنگ ٹیکس	214.2	256.5	-10.4	42.3
درآمدات	57.3	50.7	6.3	-6.6
برآمدات	7.4	9.6	1.1	2.3
معاہدے	49.2	51.0	-7.8	1.8
تنخواہیں	15.4	25.4	-11.3	10.0
سود اور تسکات	14.0	29.8	1.9	15.8
نقدی نکلواتا	8.9	4.3	1.8	-4.6
منقسمہ	8.6	13.0	-1.2	4.4
بجلی کے بل	9.3	11.4	3.4	2.1
ٹیلیفون	1.9	12.6	-10.2	10.7
دیگر	42.2	48.8	5.7	6.6
خالص بلا واسطہ ٹیکس	298.5	349.2	15.7	50.7

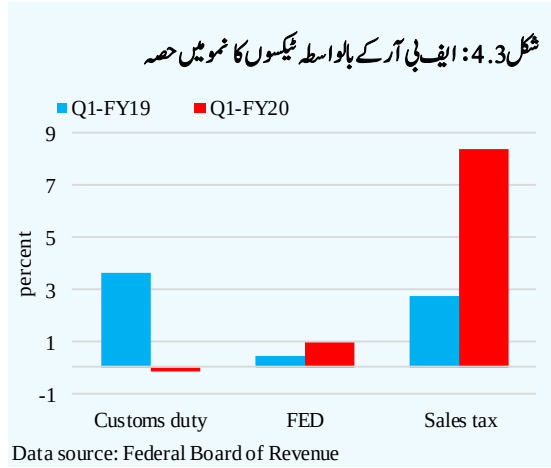
اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

روپے ہو گئی جبکہ گزشتہ برس یہ 11.3 ارب روپے تھی۔ ود ہولڈنگ ٹیکس بڑھنے کی بنیادی وجہ تنخواہوں پر ٹیکس مدارج کی وجہ سے وصولی میں ہونے والا اضافہ تھا جس سے ود ہولڈنگ ٹیکس 10.0 ارب روپے بڑھ گئے۔⁷

⁶ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ود ہولڈنگ ٹیکس مجموعی بلا واسطہ ٹیکسوں کے 73.4 فیصد پر مشتمل ہیں۔

⁷ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تنخواہوں سے وصولی میں 64.7 فیصد نمو درج کی گئی جبکہ گزشتہ برس 42.3 فیصد کمی ہوئی تھی۔

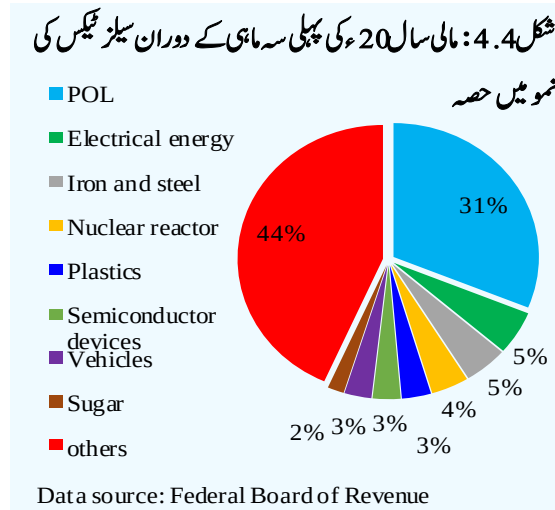
مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ودہولڈنگ ٹیکسوں میں سود اور تمسکات سے ہونے والی وصولی بڑھ کر 29.8 ارب روپے ہو گئی جبکہ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ 14 ارب روپے تھی۔ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیلی کام سیکٹر پر ٹیکسوں کا دوبارہ نفاذ بلند ٹیکس وصولی پر منتج ہوا۔⁸ فائلرز کو ملنے والی چھوٹ کے بعد نقد نکلوانے پر ودہولڈنگ ٹیکس میں تیزی سے کمی آئی اور یہ گزشتہ برس وصول کی گئی رقم کے مقابلے میں نصف رہ گیا۔



بالواسطہ ٹیکس

ایف بی آر ٹیکسوں میں 63.6 فیصد حصے کے حامل بالواسطہ ٹیکسوں میں مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 14.3 فیصد نمو ہوئی جبکہ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 10.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔

اس کی بنیادی وجہ سیلز ٹیکس میں 20.7 فیصد نمو تھی جو بڑھ کر 404.0 ارب روپے ہو گیا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران اس میں 6.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔ بالواسطہ ٹیکسوں کے تقریباً 66.0 فیصد پر مشتمل سیلز ٹیکس، ایف بی آر ٹیکسوں کی 15.2 فیصد نمو میں سے 8.4 فیصد کا حامل ہے (شکل 4.3)۔



سیلز ٹیکس کے اضافے میں بڑا حصہ پیٹرولیم مصنوعات سے آیا (شکل 4.4)۔ اس کی وجہ بیشتر پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں اور سیلز ٹیکس کی شرحوں میں اضافہ تھا (جدول 4.4)۔⁹ پیٹرولیم مصنوعات میں سب

⁸ تنخواہیں، سود، اور تمسکات، اور ٹیلیفون ملا کر ودہولڈنگ ٹیکسوں کے 26.4 فیصد پر مشتمل ہیں۔

⁹ پیٹرول اور ہائی اسپنڈرل کی مجوزہ قیمتیں (علاوہ سیلز ٹیکس) مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کی 84.8 روپے اور 85.9 روپے فی لٹر سے بڑھ کر مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بالترتیب 95.1 روپے اور 106.9 روپے فی لٹر ہو گئیں۔

پہلی سہ ماہی رپورٹ مالی سال 20ء

سے زیادہ حصے کے حامل، موٹر اسپرٹ (پیٹرول) پر ٹیکس شرح میں اضافے نے اس نمو میں سب سے زیادہ حصہ لیا۔ پیٹرولیم مصنوعات کے علاوہ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں بلا واسطہ ٹیکسوں میں 12.9 فیصد نمو درج کی گئی جبکہ گزشتہ برس 16.7 فیصد تھی۔

جدول 4.4: پیٹرولیم مصنوعات پر سبز ٹیکس کی شرح*		
پہلی سہ ماہی مالی سال 20ء	پہلی سہ ماہی مالی سال 19ء	
17	11	پیٹرول
17	23	ہائی اسپید ڈیزل
17	8	کیروسین
17	4	لائٹ ڈیزل آئل
مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی سے نافذ العمل شرح، بہ وزن اوسط فارمولے کی بنیاد پر تحدید کیا گیا		
اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو		

سبز ٹیکس کے اضافے میں ایک اور اہم حصہ دار برقی توانائی تھی، اس زمرے کی وصولی 69.3 فیصد کی نمو درج کرتے ہوئے 22.0 ارب روپے ہو گئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 1.3 فیصد کمی آئی تھی۔ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیرف میں قیمتوں کا اضافہ اس کی وجہ تھا۔ مزید برآں، مالی سال 20ء کی پہلی سہ

ماہی کے دوران شکر کی صنعت کے لیے ترجیحی سلوک کی تنبیخ کے ساتھ اس شعبے سے ہونے والی وصولیوں میں 7.7 ارب روپے کا اضافہ درج کیا گیا جبکہ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 3.9 ارب روپے تھیں۔ اسی طرح، ٹیکسٹائل کے شعبے پر زیر روٹنگ کے نظام کے خاتمے سے ٹیکسٹائل مصنوعات پر بھی سبز ٹیکس بڑھ کر 2.1 ارب روپے ہو گیا جبکہ گزشتہ برس میں یہ 0.6 ارب روپے تھا۔

جدول 4.5: بجٹ 2019-20 میں فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں اضافہ		
پہلی سہ ماہی مالی سال 19ء	پہلی سہ ماہی مالی سال 20ء	
11.5 فیصد	13.0 فیصد	مشروبات اور گاڑھے مشروبات
1.5 روپے کلو	2 روپے کلو	سینٹ
4500 روپے فی ایک ہزار سگریٹ	5200 روپے فی ایک ہزار سگریٹ	سگریٹ
4.9 روپے فی ایم ایم بی ٹی یو	10 روپے فی ایم ایم بی ٹی یو	قدرتی گیس
اعداد و شمار کا ماخذ: بجٹ تقریر 2019ء		

سبز ٹیکس کے برخلاف مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران، بالواسطہ ٹیکسوں کی دوسرے اہم جڑ، کسٹم ڈیوٹی کے تحت وصولیوں میں 0.8 فیصد کمی آئی جبکہ 5 برس کی اوسط نمو 19.7 فیصد تھی۔ سہ ماہی کے دوران کسٹم ڈیوٹی کی پست وصولی کی بنیادی وجہ درآمدات میں بڑی تخفیف

تھی۔ خاص طور پر، مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قابل ڈیوٹی درآمدات (روپے کے لحاظ سے) میں 6.8 فیصد کمی آئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 23 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گاڑیوں سے ہونے والی وصولی 32.0 فیصد کمی سے 16.8 ارب روپے ہو گئی جبکہ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 0.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ درآمدی گاڑیوں کی طلب روپے میں بلند قیمتوں اور دستاویزی شرائط میں سختی سے متاثر ہوئی، جس نے لین دین کی لاگتیں بڑھا دیں۔ اسی اثنا میں، مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ڈیوٹی فری درآمدات (روپے کے لحاظ سے) تقریباً دو گنی ہو گئیں۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

دوسری جانب ایکسائز ڈیوٹی کی شرح میں اضافے سے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں وصولی بہتر ہوئی (جدول 4.5)۔ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی مجموعی وصولیاں 18.7 فیصد اضافے سے 50 ارب روپے ہو گئیں جبکہ گذشتہ برس 8.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس سال سینٹ، سگریٹ اور مشروبات سے ہونے والی وصولیوں نے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی بلند نمو میں حصہ لیا۔

نان ٹیکس محاصل

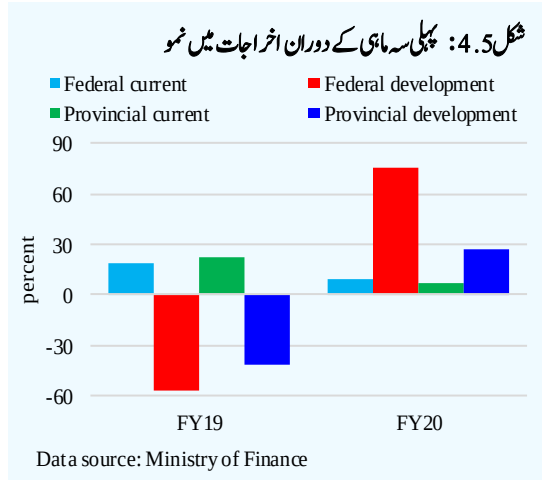
جدول 4.6: نان ٹیکس محاصل (مجموعی)		ارب روپے
پہلی سہ ماہی م س 19ء	پہلی سہ ماہی م س 20ء	
3.3	1.2	مارک اپ (سرکاری شعبے کے کاروباری ادارہ دیگر)
1.7	4.5	منافع منقسمہ
185.0	50.7	اسٹیٹ بینک کا منافع
2.6	2.4	دفاع
71.8	6.1	پٹی ٹی اے / ڈاک خانوں کا منافع
70.0	-	جن میں جی ایس ایم کی تجدیدی فیس
23.8	23.6	تیل اور گیس پر رائلٹی
6.2	3.3	پاسپورٹ اور دیگر فیس
3.7	3.1	خام تیل پر برقرار پخت
2.0	2.1	خام تیل پروڈنٹ فال لیوی
46.0	29.9	دیگر
346.1	126.9	مجموعی غیر ٹیکس محاصل
اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ		

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران نان ٹیکس محاصل 172.8 فیصد کی نمایاں نمو کے ساتھ بڑھ کر 346.1 ارب روپے ہو گئے جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 11.6 فیصد کا اضافہ درج کیا گیا تھا (جدول 4.6)۔ اسٹیٹ بینک کا 185 ارب روپے کا منافع اور 70 ارب روپے کی جی ایس ایم لائسنس کی تجدید کی فیس کی جزوی وصولی بلند تر نان ٹیکس محاصل کے اہم حصہ دار تھے۔¹⁰ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں اضافے کے علاوہ بنیادی طور پر حکومتی تمسکات کے بلند ذخائر اور سودی شرحوں دونوں کی وجہ سے رواں برس اسٹیٹ بینک نے بلند منافع حاصل کیا۔

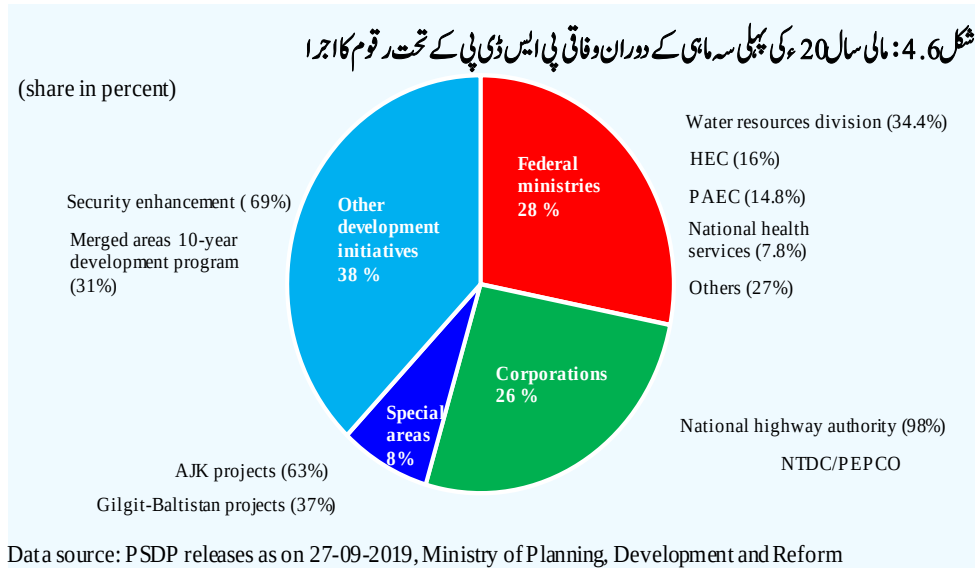
14.3 اخراجات

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی اخراجات کم ہو کر 8.8 فیصد ہو گئے جبکہ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں 11.0 فیصد تھے۔ وفاقی اور صوبائی دونوں سطح پر اخراجات جاریہ میں روک تھام اس کی بنیادی وجہ تھی (شکل 4.5)۔ بالخصوص، صوبائی اخراجات جاریہ اور دفاعی اخراجات دونوں میں سست روی دیکھی گئی۔ مزید برآں، دیگر اخراجات، جیسے تعلیم، اقتصادی امور، صحت، ہاؤسنگ، ماحولیات، تفریح و ثقافت میں کمی دیکھی گئی۔

¹⁰ ماخذ: پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی 70-70۔ <https://www.pta.gov.pk/en/media-center/single-media/pta-receives-over-rs-70-70-billion-against-license-renewal-fee-040919>



مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران دفاعی اخراجات اور امن عامہ کی نمو میں نمایاں کمی آئی جو ملک میں سلامتی کی بہتر صورت حال کی عکاس ہیں۔ مزید برآں، قرض کی بڑھتی ہوئی سطح اور بلند سودی شرحوں کے باوجود سودی ادائیگیوں کی نمو میں معمولی کمی دیکھی گئی۔ مرکزی بینک کے قرضے کی ادائیگی کی ساخت میں تبدیلی کو اس سست روی کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے، جس کی لمبی عرصیتوں کے لیے از سر نو خاکہ بندی کی گئی؛ چنانچہ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں جمع ہونے والی رقم کا کچھ حصہ اگلی سہ ماہیوں میں ادا کیا جائے گا۔¹¹



¹¹ جون 2019ء میں حکومت نے اسٹیٹ بینک کے پاس موجود قلیل مدتی ایم آر ٹی بیز کے ذخیرے کو مختلف عرصیتوں کی طویل مدتی پی آئی بیز سے بدل دیا۔ لہذا، 70 فیصد ایم آر ٹی بیز کو رواں شرح پر (ششماہی ٹی بلز یافت کے نشانے کے ساتھ) 10 سالہ پی آئی بیز میں بدل دیا گیا، کوپن ادائیگیاں سال میں دوبار کی جائیں گی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

گذشتہ برس کے دوران ترقیاتی اخراجات میں بڑی کٹوتیوں کے برخلاف، مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ان میں بڑا اضافہ دیکھا گیا، جس کی جزوی وجہ ترقیاتی اخراجات میں کمی اور ملک میں نمو اور روزگار کی اعانت کے لیے حکومتی ترجیح کی جزوی ترغیب ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ، وفاقی اور صوبائی دونوں حکومتوں نے اس میں حصہ لیا۔ (جدول 4.7 اور شکل 4.5)۔

وفاقی پی ایس ڈی پی میں، وزارتوں کو سب سے زیادہ حصہ (28 فیصد) ملا اور ان کے بعد کارپوریشنوں، جیسے نیشنل ہائی وے اتھارٹی (این ایچ اے)، نیشنل ٹرانسمیشن اینڈ ڈسٹریбуٹن کمپنی (این ٹی ڈی سی) اور پاکستان الیکٹرک پاور کمپنی (پیپکو) کا حصہ (26 فیصد) تھا؛ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترقیاتی تحفظات انفراسٹرکچر اور توانائی سے متعلق اخراجات کی جانب مائل تھے۔ مزید برآں، عمومی منصوبوں کے علاوہ مالی سال 20ء کا بجٹ رفاہی و سیاحتی منصوبوں اور 25 ویں ترمیم کے ذریعے خیر پختونخوا کے ساتھ ضم ہونے والے سابقہ فائٹا کے لیے 10 سالہ ترقیاتی منصوبے پر زور دیتا ہے۔ (شکل 4.6)۔

جدول 4.7: مالیاتی اخراجات کا تجزیہ

ارب روپے، فیصدی نمو

موضوع	ملکی سہ ماہی			مطلق تبدیلی		
	م 18ء	م 19ء	م 20ء	م 18ء	م 19ء	م 20ء
جاری اخراجات	1,240.5	1,479.9	1,582.2	102.2	15.9	19.3
وفاقی جس میں	846.4	999.3	1,069.7	70.5	11.7	18.1
شرح سود	445.4	507.1	571.7	64.6	7.5	13.9
دفاع	181.9	219.4	242.6	23.2	20.1	20.6
امن و امان اور عوامی تحفظ	27.9	32.7	33.3	0.6	16.2	17.1
دیگر	191.2	240.1	222.1	-18.0	13.8	25.5
صوبائی	394.1	480.7	512.4	31.8	25.9	22.0
ترقیاتی اخراجات	189.9	109.2	142.5	33.3	-0.6	-42.5
سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبے	165.0	106.6	142.4	35.8	-1.3	-35.4
وفاقی	69.5	50.9	71.8	20.9	8.4	-26.8
صوبائی	95.4	55.7	70.6	14.9	-7.4	-41.6
دیگر (بشمول بینظیر انکم سپورٹ پروگرام)	24.9	2.6	0.1	-2.5	3.9	-89.5
خالص قرض گاری	0.9	-0.3	4.7	4.9	-	-
مجموعی اخراجات*	1,431.3	1,588.9	1,729.3	140.4	13.5	11.0

بشمول شاریات فرق *

اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ

جولائی 2019ء میں، حکومت نے مالی سال 20ء کے لیے رقوم کے اجرا کی حکمت عملی کا اعلان کیا۔¹² بہتر سرکاری مالی انتظام کے لیے حکومت نے جاری اور ترقیاتی دونوں اخراجات کے ضمن میں رقوم کے اجرا کے لیے ایک سہ ماہی اجرائی منصوبے میں معین فیصد مختص کی۔ اس کے مطابق یہ فیصلہ کیا گیا کہ پہلی اور دوسری سہ ماہی ہر ایک میں 20 فیصد رقم جاری کی جائے گی اور باقی ماندہ رقم تیسری اور چوتھی سہ ماہی میں مساوی طور پر تقسیم کی جائے گی۔ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ترقیاتی اخراجات میں نمایاں اضافے کے باوجود مجموعی تخمینہ کردہ سالانہ پی ایس ڈی پی اخراجات میں وفاقی پی ایس ڈی پی اخراجات 13.3 فیصد درج کیے گئے۔

4.4 صوبائی مالیاتی کارروائیاں

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی صوبائی محاصل (بشمول وفاقی منتقلیوں) میں 0.5 فیصد کی معمولی نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس 36.9 فیصد نمو ہوئی تھی (جدول 4.8)۔ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبوں کے اپنے محاصل میں 31.3 فیصد کی متاثر کن نمو درج کی گئی تھی جبکہ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 9.7 فیصد کمی ہوئی تھی۔ اس بہتری کی بنیادی وجہ نان ٹیکس محاصل تھے جو زیر جائزہ مدت کے دوران 111.8 فیصد اضافے سے 30.9 ارب روپے ہو گئے؛ صوبائی ٹیکس محاصل میں بھی 17.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس 2.0 فیصد کی معمولی نمو ہوئی تھی۔

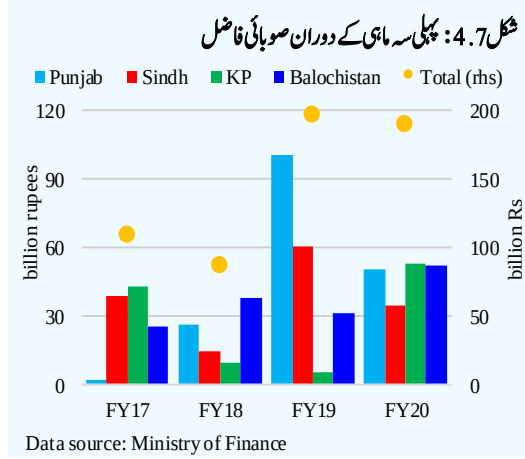
مزید تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبائی ٹیکس کے بلا واسطہ اور بالواسطہ دونوں ذرائع اس نمو کی وجہ ہیں۔ سب سے زیادہ وصولی خدمات پر جنرل سیلز ٹیکس سے ہوئی اس کے بعد اسٹیپ ڈیوٹی، پراپرٹی ٹیکس اور موٹر گاڑیوں سے۔ مزید برآں، بنیادی طور پر خمیر پختہ نوا اور پنجاب سے بر قابی کے منافع کی وجہ سے نان ٹیکس محاصل میں اضافہ ہوا۔

وفاقی محاصل میں بلند نمو کے باوجود مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبوں کو این ایف سی منتقلیاں کم ہو کر 612.5 ارب روپے ہو گئیں جبکہ گزشتہ برس یہ 662.9 ارب روپے تھیں۔ تاہم، مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران وفاقی قرضے اور گرانٹس، بالخصوص ترقیاتی مقاصد کے لیے، بڑھ کر 43.2 ارب روپے ہو گئے جو گزشتہ برس کے 21.1 ارب روپے سے تقریباً دو گنا ہیں۔

¹² تفصیلات کے لیے دیکھیے: آفس میمورنڈم نمبر ایف-4 (آئی، بی اینڈ اے) 2019-20ء، (طریقہ و وسائل) 35 تاریخ 15 جولائی 2019ء، حکومت پاکستان، موضوع پر فنانس ڈویژن / رقوم کے اجرا کی پالیسی / حکمت عملی - مالی سال 2019-20ء (https://www.pc.gov.pk/uploads/psdp/Release2019-20.pdf)

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 4.8: پہلی سہ ماہی کے دوران صوبائی مالیاتی کارروائیاں					
ارب روپے اور فیصدی نمو					
پنجاب	سندھ	خیبر پختونخوا	بلوچستان	گل	نمو
مالی سال 20ء					
365.8	198.6	140.8	85.9	791.1	0.5
293.5	145.0	97.0	76.9	612.5	-7.6
71.9	46.2	13.4	4.0	135.5	31.3
52.1	43.7	5.5	3.2	104.5	17.9
19.8	2.4	7.9	0.8	30.9	111.8
0.4	7.4	30.4	5.0	43.2	104.4
290.4	163.0	87.1	48.6	589.1	9.0
247.7	147.3	78.7	44.9	518.5	6.9
42.7	15.8	8.4	3.7	70.6	26.7
75.4	35.5	53.7	37.3	202.0	-18.1
-49.9	-34.5	-52.7	-51.8	-189.0	-4.0
مالی سال 20ء					
390.6	209.4	116.0	71.2	787.2	36.9
325.8	163.4	107.7	65.9	662.9	54.6
51.0	43.0	5.9	3.2	103.2	-9.7
42.6	39.9	4.1	2.0	88.6	2.0
8.5	3.1	1.8	1.3	14.6	-46.7
13.7	3.0	2.3	2.1	21.1	-34.6
264.1	145.3	86.6	44.6	540.6	9.7
233.8	132.2	75.8	43.1	484.9	21.9
30.3	13.1	10.8	1.5	55.7	-41.6
126.5	64.1	29.4	26.7	246.6	200.4
-100.0	-60.5	-4.9	-31.4	-196.7	128.2
* مالکاری میں منفی علامت کا مطلب اضافی ہے۔ ** جاریہ اخراجات کے اعداد و شمار ہو سکتا ہے کہ جدول 4.7 سے میل نہ کھائیں، جیسا کہ یہاں درج اعداد و شمار میں وفاقی حکومت کو مارک اپ ادائیگیاں بھی شامل ہیں۔					
اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ اور اسٹیٹ بینک کے تخمینے					

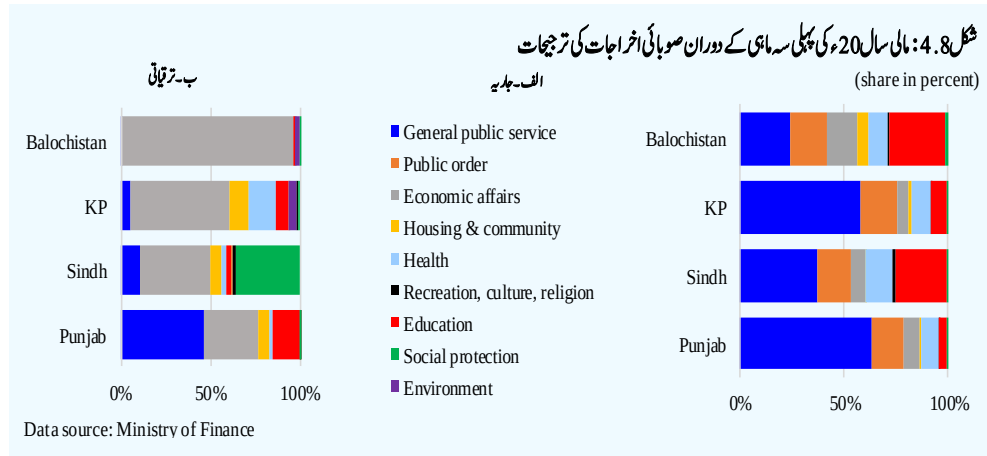


مالی سال 20ء کے لیے صوبائی فاضل کا سالانہ ہدف 423.0 ارب روپے طے کیا گیا تھا؛ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 189.0 ارب روپے کے مجموعی فاضل کو درج کرتے ہوئے صوبوں نے اس ہدف کا 44.7 فیصد حاصل کر لیا۔ خیبر پختونخوا نے سب سے زیادہ فاضل درج کیا اور اس کے بعد بلوچستان نے؛ ان دونوں صوبوں کا فاضل گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں تیزی سے بڑھا۔ تاہم، پنجاب کا فاضل نصف ہو گیا جبکہ سندھ نے گذشتہ برس کے مقابلے میں پست فاضل درج کیا؛ اس کی وجہ زیر

جائزہ مدت کے دوران ان دونوں صوبوں میں اخراجات میں نسبتاً بلند نمو کے ساتھ حاصل کی پست وصولی تھی (شکل 4.7)۔

صوبائی اخراجات

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبائی اخراجات کی مجموعی نمو گھٹ کر 9.0 فیصد ہو گئی جبکہ گذشتہ برس 9.7 فیصد نمو ہوئی تھی جن میں جاریہ اخراجات نے اہم کردار ادا کیا۔



رواں صوبائی اخراجات میں 6.9 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس 21.9 فیصد کی نمو درج کی گئی تھی اور یہ عمومی سرکاری خدمت، امن عامہ، صحت، اور تعلیم کی جانب مائل رہے (شکل 4.8 الف)۔ اخراجات جاریہ میں سست روی نے صوبائی ترقیاتی اخراجات کے لیے کسی

پاکستانی معیشت کی کیفیت

قدر مالیاتی گنجائش پیدا کر دی جن میں مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 26.7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کے دوران 41.6 فیصد کی خاصی کی آئی تھی۔ یہ رقوم زیادہ تر اقتصادی امور کے لیے مختص کی گئی تھیں، جن میں زراعت، خوراک، تعمیرات اور نقل و حمل شامل ہیں (شکل 4.8 ب)۔

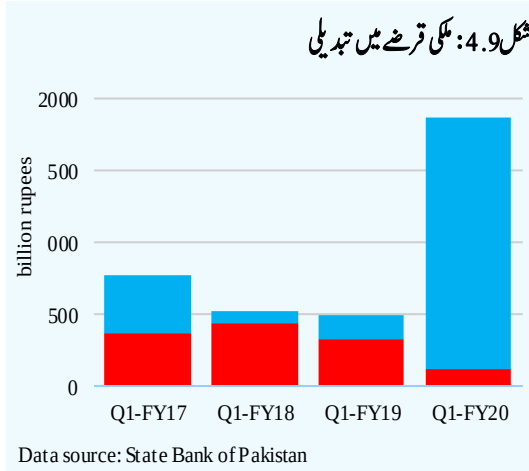
4.5 سرکاری قرضہ

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سرکاری قرضہ 1.5 ٹریلین روپے بڑھ گیا، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 0.8 ٹریلین روپے اضافہ ہوا تھا (جدول 4.9)۔ سرکاری قرضے میں اس اضافے کی بنیادی وجہ ملکی قرضے میں اضافہ ہے، جس نے بیرونی قرضے کی روپے کی قدر میں ہونے والی کمی کو مکمل طور پر زائل کر دیا۔

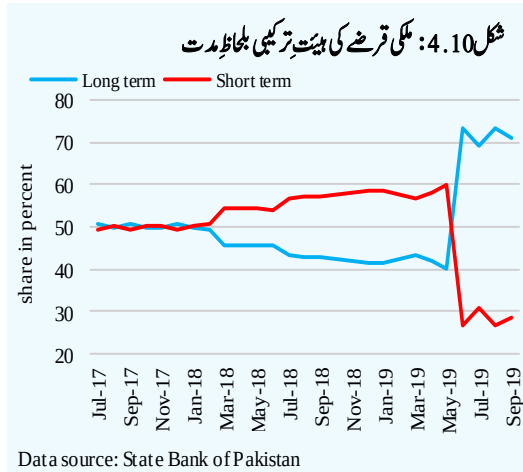
جدول 4.9: پاکستان کے سرکاری قرضے کا خاکہ						
ارب روپے						
بہاؤ	ذخیرہ					
	اپریل سہ ماہی مالی سال 19ء	جون 19ء	ستمبر 18ء	جون 18ء	ستمبر 18ء	
سرکاری قرضہ	830.6	34,240.60	32,707.9	25,783.40	24,952.90	
حکومت کا ملکی قرضہ	503.6	22,649.90	20,731.80	16,919.80	16,416.30	
حکومت کا بیرونی قرضہ	327.1	10,598.00	11,055.10	8,122.90	7,795.80	
آئی ایم ایف کا قرضہ	-0.1	992.7	921	740.7	740.8	
یادداشتی امور						
حکومت کا مجموعی قرضہ *	23,692.0	29,520.7	29,300.0	668.0	-220.7	
بینکاری نظام میں حکومتی لائینیں	2,091.4	3,187.2	4,940.6	162.5	1,753.4	
* مالیاتی ذمہ داری اور تحدید قرضہ ایکٹ کی توضیح						
اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک						

ملکی قرضہ

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملکی قرضوں میں اضافے کی رفتار تیز ہو گئی، یعنی 1.9 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا، جو مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی سے تقریباً چار گنا زیادہ تھا۔ گوکہ گزشتہ برس کے مقابلے میں مالکاری ضروریات پست رہیں، تاہم حکومت نے ڈپازٹس کے ذخیرے کی شکل میں اسٹریٹجک بفر تیار کرنے کا عمل جاری رکھا (شکل 4.9)۔ حکومت مرکزی بینک سے صفر قرض گیری پر قائم رہی جس کی وجہ سے کیش بفرز کی ضرورت سامنے آئی۔ اہم مالکاری ذریعے کی عدم موجودگی میں یہ ڈپازٹس حکومت کو اس کی قرضے کی ذمہ داریاں پوری کرنے میں مدد دیں گے۔



مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اضافی ملکی قرضے کا خاکہ عرصیت قلیل مدتی اور طویل مدتی تمسکات دونوں کے مابین یکساں طور پر متوازن تھا۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جون 2019ء سے جب حکومت نے اپنے قلیل مدتی قرضے کی طویل مدتی قرضے میں نو خاکہ بندی کی تو قلیل مدتی قرضے کے مجموعی حصے میں نمایاں طور پر کمی آگئی (شکل 4.10)۔ جس کے نتیجے میں نو قیمت بندی اور اجرائے ثانی کا خطرہ بھی خاصا کم ہو گیا ہے۔



مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران نان بینک ذرائع سے حکومتی قرض گیری میں 342.8 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 242.0 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا (جدول 4.10)۔ نان بینک شعبے نے ٹی بلز اور پی آئی بیز میں بھی سرمایہ کاری کو ترجیح دی۔ منافع کی بلند شرح اور منسوخ ہو جانے والے 40000 مالیت کے انعامی بانڈز کی بعض قومی بچت آلات میں ممکنہ منتقلی کی وجہ سے زیر جائزہ مدت کے دوران قومی بچت اسکیموں سے آنے والی رقوم میں بھی خالص اضافہ ہوا۔¹³

¹³ یاد رہے کہ معیشت میں دستاویزیت کو بڑھانے کے لیے حکومت نے 40000 روپے مالیت کے قومی پرائز بانڈز کی سرکولیشن کو 25 جون 2019ء سے روکنے کا اعلان کر دیا۔ پرائز بانڈز کے حاملین کے لیے تین راستے تھے: (i) پریمیم پرائز بانڈز میں منتقلی؛ (ii) اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹس / ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس سے تبدیلی؛ یا (iii) عرفی مالیت پر بھونانا (رقوم کی حاملین بانڈز کے بینک اکاؤنٹ میں منتقلی)۔ جیسا کہ مالی سال 19ء کی سالانہ رپورٹ میں بیان کیا گیا، شواہد بتاتے ہیں کہ حاملین بانڈز نے اپنے بانڈز کے متبادل کے طور پر اسپیشل سیونگ اسکیموں کو ترجیح دی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

بیرونی قرضہ اور واجبات

بیرونی قرض اور واجبات 0.5 ارب ڈالر بڑھ گئے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 0.9 ارب ڈالر اضافہ ہوا تھا (جدول 4.11)۔ جاری کھاتے کے توازن میں بہتری، ڈالر کے مقابلے میں اہم کرنسیوں کی قدر میں کمی کی وجہ سے نو قدر پیمائی فوائد، اور بیرونی قرضے کی بلند واپسی (اصل اور

جدول 4.10: ملکی قرضوں کی ٹان پینک ہولڈنگ		
بہاؤ ارب روپے میں		
ملکی سہ ماہی مالی سال 20ء	ملکی سہ ماہی مالی سال 19ء	
204.3	146.4	ٹی بلز
154.8	38.7	دیگر تسکات
-152.3	42.1	پرائز بانڈ
137.7	10.5	نیشنل سیڈنگ سرٹیفکیٹس
342.8	242.0	مجموعہ
اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک		

سودی ادائیگیاں دونوں) اہم عوامل ہیں جو بیرونی قرضہ جمع ہونے میں سست روی کی وجہ ہیں۔ تاہم، زیر جائزہ مدت کے دوران تقریباً ایک ارب ڈالر کے آئی ایم ایف کے قرضے کی پہلی قسط اور چین کے دوطرفہ قرضوں کی تازہ ادائیگیوں اور ایشیائی ترقیاتی بینک اور اسلامی ترقیاتی بینک کے کثیر فریقی قرضوں سے بیرونی قرض کا ذخیرہ بڑھ گیا۔

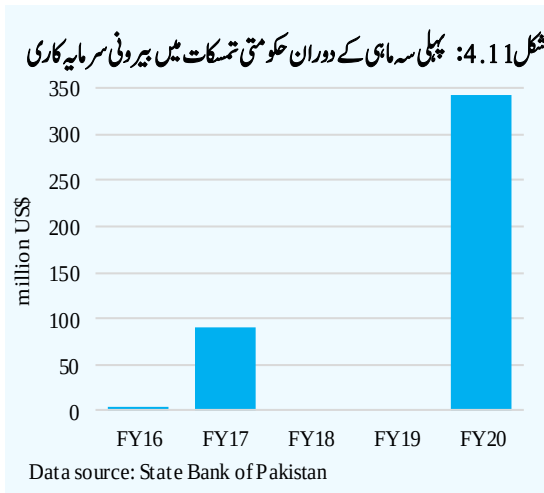
جدول 4.11: پاکستان کا بیرونی قرضہ اور واجبات

ارب ڈالر					
بہاؤ		ذخیرہ			
ملکی سہ ماہی مالی سال 20ء	ملکی سہ ماہی مالی سال 19ء	ستمبر 19ء	جون 19ء	ستمبر 18ء	جون 18ء
0.0	1.3	67.8	67.8	65.4	64.1
-0.2	-0.1	11	11.2	11.5	11.6
0.2	-0.5	28	27.8	27.6	28.1
0.1	2.1	12.8	12.7	10.8	8.7
0.0	0.0	6.3	6.3	7.3	7.3
-0.7	-0.3	8.3	9	7.2	7.5
0.1	-0.1	0.9	0.8	0.9	1
0.8	-0.1	6.4	5.6	6	6.1
-0.1	-0.1	10.4	10.5	5	5.1
0.6	0.9	84.5	83.9	76.3	75.4
-0.2	0.0	3.8	4	2.7	2.7
-0.2	0.1	4.5	4.7	4.5	4.4
0.4	0.1	10.8	10.4	9.3	9.2
0.0	-0.3	3.3	3.3	3.3	3.6
0.6	0.9	106.9	106.3	96.1	95.2
اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک اور اقتصادی امور ڈویژن					

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ڈالر کے مقابلے میں اہم کرنسیوں کی قدر میں کمی کی وجہ سے ہونے والے نو قدر پیمائی فوائد نے ملکی بیرونی قرضے کی ڈالر کی قدر تقریباً 0.7 ارب ڈالر کم کر دی۔ دوران مدت ان فوائد کا نصف سے زائد حصہ اسپیشل ڈرائنگ رائٹس (ایس ڈی آر) کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں اضافے کی وجہ سے حاصل ہوا۔¹⁴

مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں بیرونی سرمایہ کاروں (بالخصوص امریکہ اور برطانیہ سے) نے حکومتی تمسکات میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ انھوں نے ٹی بلز میں 0.3 ارب ڈالر کی سرمایہ کاریاں کیں (شکل 4.11)۔ یہ سرمایہ کاری ملک کے توازن ادائیگی کی صورت حال اور ذخائر کے بفر میں مسلسل بہتری، شرح مبادلہ کی پائیداری؛ اور آئی ایم ایف پروگرام کے ادخال سے ملنے والی آسانی کا نتیجہ تھی (باب 5)۔

گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بیرونی قرضوں کی وصولیاں دو گنا سے زیادہ ہو گئیں۔ بالخصوص، کمرشل بینکوں، ایشیائی ترقیاتی بینک اور اسلامی ترقیاتی بینک سے آنے والی رقوم خاصی بڑھ گئیں۔ ان رقوم میں سے بیشتر مالکاری مقاصد (نان پراجیکٹ) کے لیے تھیں۔



مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان نے 3.0 ارب ڈالر کے بیرونی قرضے واپس کیے جبکہ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں 2.5 ارب ڈالر کے قرضے واپس کیے تھے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران اصل اور سودی ادائیگیاں دونوں ہی بلند تھیں، جبکہ کمرشل قرضوں کی واپسی گذشتہ برس کے مقابلے میں تقریباً پانچ گنا زیادہ تھی۔ اسی طرح، مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران دو فریقی اور کمرشل قرضوں پر سودی ادائیگیاں مالی سال 19ء کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصی بڑھ گئیں (جدول 4.12)۔

¹⁴ ایس ڈی آر میں بیرونی قرضے، بیرونی قرضے کے ذخیرے کے 27 فیصد پر مشتمل ہیں اور مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں ڈالر کے مقابلے میں اس کی قدر 1.9 فیصد کم ہو گئی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 4.12: پہلی سہ ماہی کے دوران سرکاری بیرونی قرضے کی واپسی ملین ڈالر				
اصل رقم	مالی سال 19ء	مالی سال 20ء	تبدیلی	
I۔ سرکاری قرضہ (الف + ب + ج + د)	1,902.1	2,275.3	373.2	
الف۔ سرکاری قرضہ	1,374.5	1,923.9	549.4	
پیرس کلب	25.1	28.2	3.2	
کثیر الفریق	412.2	420.1	7.9	
دیگر دو طرفہ	139.8	174.3	34.5	
کمرشل قرضے / قرضے (ایل ٹی)	200.0	945.0	745.0	
قلیل مدتی	597.5	356.3	-241.2	
ب۔ آئی ایم ایف	83.9	164.8	80.9	
ج۔ سرکاری اداروں کا قرضہ	90.1	54.2	-35.9	
د۔ نجی قرضہ	352.6	131.0	-221.6	
سو				
II۔ سرکاری قرضہ (الف + ب + ج + د)	552.0	798.0	246.0	
الف۔ سرکاری قرضہ	360.2	482.6	122.4	
پیرس کلب	6.3	6.7	0.4	
کثیر الفریق	113.9	120.8	7.0	
دیگر دو طرفہ	98.9	163.5	64.4	
یورو / صکوک بانڈز	32.7	32.7	0.0	
کمرشل قرضے / قرضے (ایل ٹی)	90.2	141.6	51.4	
کثیر الفریق (ایس ٹی)	13.6	8.0	-5.6	
ب۔ آئی ایم ایف	35.7	43.7	8.0	
ج۔ سرکاری اداروں کا قرضہ	44.5	50.4	5.9	
د۔ نجی قرضہ	58.9	151.0	92.1	
کل (I + II)	2,454.1	3,073.7	619.2	
اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک				